جناب جسٹس ایس۔ اے۔ رحمٰن

غزل

جب نگاہِ جلال کرتے ہو ‏ ‏ ارضِ دل پائمال کرتے ہو
خود شعورِ جمال دیتے ہو ‏ ‏ دید کو خود محال کرتے ہو
دُور سے دیکھ لیتے ہو گا ہے ‏ ‏ میرا کتنا خیال کرتے ہو
مُسکراتی ہوئی نگاہوں سے ‏ ‏ جانے کیا کیا سوال کرتے ہو
دُور جانے کی میں اگر سوچوں ‏ ‏ راستے جال جال کرتے ہو
قُرب کی جو کروں کبھی کوشش ‏ ‏ ہوش کو یرغمال کرتے ہو
اتنے نزدیک اور اتنے دُور ‏ ‏ کچھ نہ کرکے، کمال کرتے ہو
شمعِ کشتہ کو پھر جلاتے ہو ‏ ‏ زندگی کیوں وبال کرتے ہو؟

کب ہوس تھی دوام کی مجھ کو
ڈر کیوں لازوال کرتے ہو